فری لانسنگ کا کیا حکم ہے؟

۱- کیا فرماتے ہیں علماء دریں مسئلہ کہ انٹرنیٹ پر 2 طرح کی ویب سائٹس کام کر رہی ہیں۔ ایک Upwork اور freelancer.com کی طرح اور دوسری fiverr کے طریقے سے۔ دونوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پہلی قسم کی ویب سائٹس Freelance, Upwork پر دنیا بھر سے مختلف کمپنیز اپنے پراجیکٹس رکھتی ہیں مثلاً ویب سائٹ ڈیزائننگ، سوفٹ ویئر ڈیولپمنٹ، ڈیٹابیس، گرافکس، ترجمہ، ٹائپنگ وغیرہ۔ جو لوگ کام کرنا جانتے ہیں وہ ان ویب سائٹس پر رجسٹرڈ ہوتے ہیں، یہ لوگ فری لانسر کہلاتے، فری لانسران پراجیکٹس پر بولی بولتے ہیں جسے Bid کہتے ہیں (پراجیکٹ ڈالنے والے نے پراجیکٹ کا زیادہ سے زیادہ بجٹ لکھا ہوتا ہے، فری لانسرز اس سے کم بولی بولتے ہیں، بولی میں دورانیہ، قیمت وغیرہ سب بتانا ہوتا ہے)۔ فری لانسر پراجیکٹ پر فکس رقم بھی مانگ سکتا ہے اور گھنٹے کے حساب سے بھی مانگ سکتا ہے۔ ایک پراجیکٹ پر بہت سے Bid ہو جاتے ہیں تو پراجیکٹ ڈالنے والا Bid کرنے والے فری لانسرز کی پروفائل چیک کرتا ہے۔ جو فری لانسر اسے پروفیشنل لگتا ہے اسے پراجیکٹ دے دیتا ہے (یہاں ایک بات اور بھی قابل غور ہے کہ فری لانسر اپنی پروفائل کو بہتر بنانے یا اپنی Bid کو اوپر لانے کے لئے ویب سائٹ کمپنی کو پیمنٹ کرتے ہیں تو ویب سائٹ ان کی Bid کو اوپر لاتی ہے یا پراجیکٹ والے کو ری کمنڈ کرتی ہے)۔ بہر حال جب فری لانسر کو کام مل جاتا ہے تو کام مکمل کرنے پر پراجیکٹ ڈالنے والے کی طرف سے اسے قیمت ادا کی جاتی ہے۔ پراجیکٹ ڈالتے وقت پراجیکٹ کا بجٹ upwork/freelance کے اکاؤنٹ میں رکھنی ہوتی ہے۔ فری لانسر سے اپ ورک/فری لانسر 20 فیصد یا 10 فیصد کمیشن چارج کر کے بقیہ رقم فری لانسر کے اکاؤنٹ میں منتقل کر دیتی ہے۔

2- دوسری قسم کی ویب سائٹس وہ ہیں جو fiverr کے طرز میں کام کر رہی ہیں۔ یہ ایسا سلسلہ ہے کہ اگر آپ کے پاس کوئی بھی سکل ہے مثلاً ویب سائٹ ڈیزائننگ، سوفٹ ویئر ڈیولپمنٹ وغیرہ تو آپ اس ویب سائٹ پر اکاؤنٹ بنا کر اپنی سروس کا اشتہار لگاتے ہیں کہ میں فلاں کام مثلاً ویب سائٹ ڈیزائننگ جانتا ہوں اور ویب سائٹ بنانے کے اتنے پیسے چارج کرونگا۔

پھر جن لوگوں کو کام کروانا ہے وہ اس ویب سائٹ پر آکر لوگوں کی پروفائلز چیک کرتے ہیں، جو فری لانسر پہلے کچھ کام کر چکا ہوتا ہے یا جس کی پروفائل اسے پسند آتی ہے اسے پراجیکٹ دیتا ہے۔ گویا اس صورت میں فری لانسر Bid نہیں کرتا بلکہ جس نے پراجیکٹ دینا ہے وہ خود لوگوں کی پروفائل چیک کر کے انہیں پراجیکٹ دیتا ہے۔

اس دوسری صورت کا جگاڑ یہ ہوتا ہے کہ لوگ اپنے کسی دوست سے اس ویب سائٹ پر چھوٹا سا پراجیکٹ ڈلواتے ہیں (بعض اوقات وہ فیک پراجیکٹ ہوتا ہے بعض اوقات پراجیکٹ ڈائیریکٹ ملا ہوتا ہے یعنی fiverr سے نہیں ملا ہوتا لیکن فری لانسر شو کرتا ہے کہ یہ مجھے fiverr سے ملا ہے) جب فری لانسر کو 2 یا 3 پراجیکٹ شو ہوتے ہیں تو اس کی پروفائل highlight ہو جاتی ہے اور اسے پراجیکٹس ملنے شروع ہو جاتے ہیں۔

اب ان دونوں سلسلوں کا کیا شرعی حکم ہے؟

دار الافتاء

مستفتی: محمد شعیب، کوئٹہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصليا

(۱)۔۔۔ہمارے علم کے مطابق ویب سائٹ کمپنی ویب کی مالک ہوتی ہے جس پر مختلف کمپنیاں اور مختلف لوگ اپنے پروجیکٹ ڈالتے ہیں جس پر کام کرنے والے کبھی بولی کی صورت میں اور کبھی بولی سے ہٹ کر پروجیکٹ لینے جمع ہوتے ہیں۔ویب کمپنی چونکہ ویب کی مالک ہے اس لئے پیمنٹ کے بدلے یا بغیر پیمنٹ کے کسی کے نام کو اوپر لانے میں کمپنی خود مختار ہے اور چاہے پھر کمپنی اس شخص کی پروفائل کو پیمنٹ کردہ ظاہر کرے یا ظاہر نہ کرے۔اس کے بعد کسی شخص کو پروجیکٹ مِل جاتا ہے اور ویب کمپنی اس سے متعین فیصدی کمیشن وصول کرتی ہے تو اس طرح پروجیکٹ لے کر کاروبار کرنا جائز ہے۔

اس کے بعد پروجیکٹ ڈالنے والے اور فری لانسر کے درمیان معاملہ طے کرنے سے پہلے اگرچہ بات چیت اور سوالات جوابات ہوتے ہیں لیکن اگر ویب سائیٹ کمپنی کا پیسے لے کر کسی کی پروفائل کو بہتر بنانے یا کسی کی سفارش کرنے میں پروجیکٹ ڈالنے والے یا دیگر فری لانسرز کو دھوکہ دے مثلاً اس کی وجہ سے پروجیکٹ ڈالنے والا اس فری لانسر کو زیادہ پروفیشنل سمجھ کر اس پر اعتماد کرے اور اُسے پروجیکٹ دیدے جبکہ وہ اتنا پروفیشنل اور قابل نہیں ہوتا اور وہ دھوکہ کے ذریعے اپنی قابلیت ظاہر کرتا ہے تو اس صورت میں دھوکہ کا گناہ ہوگا۔

(۲)۔۔۔اس دوسری صورت میں فری لانسر اگر جعلی پروجیکٹ دِکھاتا ہے یا براہِ راست مِلے گئے پروجیکٹ کو (Fiverr) پر وجیکٹ دِکھاتا ہے جسکی وجہ سے اسے نئے پروجیکٹس مِلنے شروع ہوتے ہیں تو یہ دھوکہ اور جھوٹ ہے جو گناہ ہے اور جس سے بچنا لازم ہے۔اگر پروجیکٹ والے کو ویب سائٹ پر اس دھوکہ کا علم نہ تھا اور اس کے ساتھ یہ دھوکا کیا گیا تو اُسے شرعاً یہ حق حاصل ہے کہ وہ قانون وعدالت کے ذریعے پروجیکٹ واپس لیلے۔

صحيح البخاري-نسخة طوق النجاة - (۱ / ۵۱)

عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله ? نهى عن النجش-

سنن الترمذي - (۳ / ۵۹۷)

عن أبي هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم وقال قتيبة يبلغ به النبي صلى الله عليه و سلم **قال لا تناجشوا** قال وفي الباب عن ابن عمر و أنس قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم كرهوا النجش قال أبو عيسى **والنجش أن يأتي الرجل الذي يفصل السلعة إلى صاحب السلعة فيستام بأكثر مما تسوى وذلك عندما يحضره المشتري يريد أن يغتر المشتري به وليس من رأيه الشراء إنما يريد أن يخدع المشتري بما يستام وهذا ضرب من الخديعة قال**

الشـــافعي وإن نجش رجل فالناجش آثم فيما يصـــنع و البيع جائز لأن البائع غير الناجش -

فقه البيوع :(١ ١٤١)--

اما اذا لم يكن البائع احتفظ بســـعر معلوم،فالنجش ممنوع في القانون الانكليزي ايضاً- بل صرح القانون انّه لوثبت انّ البائع اقام احداً للنجش ،فان الذي رسا عطاؤه واشترى السلعة في الاخير له الحق ان يرفع الامر الي القضاء ضدّ البائع،ويفسخ البيع على اساس كونه مبنيا على الخديعة- امّا من الناحية الشـرعية ،فقد ذهب اكثر الفقهاء الى ان الناجش آثم بفعلـه ،ولكن البيع لايبطـل بـذلـك ---- ولكن المتـاخرين افتوا بخيـار المغبون المغرور-

--والله تعالیٰ اعلم بالصّواب-

عبدالوہاب چارسدوی عافاہ اللہ وعفاعنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

١٥/ شعبان المعظّم / ١٤٤٠ھ

٢١/ اپریل /2019ء

الجواب صحیح

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

١٧/ شعبان المعظّم / ١٤٤٠ھ

23/ اپریل /2019ء

الجواب صحیح

١٤٤٠/٨/١٥ھ

الجواب صحیح

١٤٤٠/٨/١٦ھ